بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال کا جواب

سوال:

چین نے 4 جنوری 2020ء کو پہلی بار خاص طور پر ووھان شہر میں دسیوں افراد کے کرونا کے مرض میں مبتلا ہونے کا اعلان کیا اور اس کو covid-19 کا نام دیا پھر یہ مرض تقریباً ساری دنیا میں پھیل گیا، بہت سے ممالک نے اپنی سرحدیں بند کر دیں اور نقل و حرکت پر پابندی لگا دی، اس کے بعد جمعہ اور جماعت کی نمازیں بھی روک دی گئیں، اس مرض نے عالمی معیشت پر کاری ضرب لگائی، امریکہ اور چین نے ایک دوسرے پر الزامات لگانا شروع کر دیے۔۔۔اس وبا کا مصدر کیا ہے؟ عالمی معیشت پر اس کا عملاً کیا اثر ہو گا؟ اس کا درست علاج کیا ہے؟ کیا اس مرض کے سبب جمعہ اور جماعت کی نماز روکنا درست ہے؟

جواب:

کرونا وائرس کو انگریزی میں Crown کا نام دیا گیا عربی میں اس کے معنی تاج کے ہیں کیونکہ مائیکروسکوپ میں اس کی شکل تاج کی طرح کی ہوتی ہے۔ 1960ء میں پہلی بار Viridi کرونا کا انکشاف ہوا تھا، اسی وائرس کے خاندان سے 2003 میں چین کے علاقے ہانگ کانگ میں ایک وائرس کا انکشاف ہوا جس کو سارس کا نام دیا گیا، جس سے 8422 افراد متاثر ہوئے جن میں سے 916 اموات ہوئیں۔ 2004ء اور 2005ء میں اس کی نئی اقسام منظر عام پر آئیں، یوں یہ تسلسل سے سامنے آتا رہا خاص کر 2012ء میں اور 2014ء میں مگر یہ محدود علاقوں میں محدود پیمانے پر تھا۔ دسمبر 2019 میں چین کے شہر ووھان میں یہ ایک بار پھر سامنے آیا ہے، حالیہ وائرس سارس 2 وائرس سے 96٪ مشابہ ہے اس لیے اس کو 2019 میں کرونا وائرس کا نام دیا گیا مختصر طور پر اس کو Covid19 کہا جاتا ہے جو کہ 2019ء میں اس کے ظہور کی طرف اشارہ ہے۔ پہلی بار اس کا شکار ہونے والوں کے تانے بانے ووھان شہر کی سمندری اور جنگلی حیات کی فوڈ مارکیٹ سے ملے، یہاں سے ہی یہ کئی ملحقہ علاقوں میں پھیل گیا۔ پھر اس کے چمگادڑ کے تاج والے وائرس سے 96٪ مشابہت بھی سامنے آگئی جس کی وجہ سے اس کو اصولی طور پر چمگادڑ سے منسوب کیا گیا۔ اس بار اس سے ہلاکتوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا جن میں سے بیشتر کا تعلق چین سے تھا، جہاں 81193 افراد اسے متاثر ہوئے جن میں سے 3 ہزار ہلاک ہوئے، اس کے بعد اٹلی، ایران، اسپین، فرانس اور امریکہ... میں اس کے پھیلنے سے دنیا کے ہر گوشے میں خوف و ہراس پھیل گیا یہاں تک کہ 24 مارچ 2020ء تک 400400 افراد کے اس سے متاثر ہونے کی تصدیق ہو چکی ہے اور تقریباً 20 ہزار افراد اس سے مر چکے ہیں (Deutsche Willi 25/3/2020) اقوام متحدہ کے سربراہ António Guterres نے کہا کہ Covid-19 کو پھیلنے سے نہ روکا گیا تو کئی ملین لوگ مر جائیں گے (ایرو نیوز-19 مارچ 2020)...اسی لیے کئی ممالک نے سکول یونیورسٹیوں کو بند کر دیا اور اجتماعات پر پابندی لگا دی، لاک ڈاؤن اور اجتماعی قرنطینہ کا اعلان کیا حتیٰ کہ جمعہ اور جماعت کی نماز معطل کرنے کا اعلان کیا.... اس سے پیدا ہونے والے مندرجہ ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے:

اول: کیا اس مرض کے پس پردہ کوئی ہے جس نے اس کو بنا کر پھیلایا یا یہ بھی دوسرے امراض کی طرح اللہ کا فیصلہ اور انسانوں کے اعمال کا نتیجہ ہے؟

دوم: کیا سرمایہ دارانہ دنیا نے اس مسئلے کا درست حل دیا؟ اس جیسے حالات کا شرعی حل کیا ہے؟

سوم: تیل کی قیمتوں اور عالمی معیشت پر اس کرونا وبا کا کیا اثر ہو گا؟

چہارم: کیا اس مرض کے سبب جمعہ اور جماعت کی نماز ترک کرنا جائز ہے؟

اول: اس مرض کی ابتدا اور اس کے پس پردہ محرکات:

1) کرونا Covid-19 کا پھیلاؤ چین سے شروع ہوا، سائنسی اور طبی تحقیق کہتی ہے کہ یہ جانوروں سے انسانوں کو منتقل ہوا، اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ چین کے کفار عام طور پر ہر قسم کے جانوروں کو کھاتے ہیں وہ پاک اور ناپاک میں فرق نہیں کرتے... جیسا کہ ہم نے پہلے کہا کہ میڈیا رپورٹس کے مطابق چین کا شہر ووھان اس قسم کے خبیث گوشت کا تجارتی مرکز ہے، اور یہی شہر اس بیماری کا منبع ہے۔

یوں کرونا چین میں پھیلا، پھر ایران میں ان چینی مزدوروں کے ذریعے منتقل ہوا جو قم شہر میں ریلوے ٹریک تعمیر کرنے والی چینی کمپنی میں کام کر رہے تھے... پھر ایران سے ہی کرونا پورے مشرق وسطیٰ میں پھیل گیا۔ اسی طرح اٹلی نے بھی چینی سرمایہ کاری سے نقل و حمل کے انفراسٹرکچر کے منصوبوں کو شروع کیا تھا.... رپورٹس کے مطابق لومباڈی اور ٹوسکانا کے علاقے میں ہی سب سے زیادہ چینی سرمایہ کاری ہوئی ہے اور لومبارڈی کے علاقے میں ہی 21 فروری کو کرونا کا پہلا کیس سامنے آیا اور یہی علاقہ سب سے زیادہ متاثر ہے...

2) چین کی طرف سے کرونا سے نمٹنے میں کوتاہی اور ابتدا میں اس کو چھپانے اور اس پر قابو پانے میں ناکامی پر امریکہ چین پر برس پڑا جس پر چینی وزارت خارجہ کے ترجمان "ژاؤ گیان" نے سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے 13 مارچ 2020ء کو ٹویٹ کیا کہ: "اس بات کا امکان ہے کہ امریکی فوج کرونا وائرس ووھان میں لائی".... (الشرق الاوسط 13 مارچ 2020)۔ امریکی صدر نے بھی چین پر وار کرتے ہوئے کہا: "چین کی جانب سے نئے کرونا کے حوالے سے معلومات فراہم نہ کرنے کی دنیا کو بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی".... (ایرو نیوز 19/3/2020)..... 16 مارچ 2020 کو امریکی صدر نے اپنے ٹویٹ میں کرونا کو چینی وائرس قرار دیتے ہوئے کہا: "امریکہ چینی وائرس سے متاثرہ شعبوں جیسے ہوا بازی کو بھاری امداد دے گا"۔ چینی وزارت خارجہ نے 17 مارچ 2020 کو اس کا جواب دیتے ہوئے کہا: "یہ بات چین کو بدنام کر رہی ہے ہم اس پر سخت ناراض ہیں اور اسے سختی سے مسترد کرتے ہیں"...(رشیا

ٹوڈے 18/3/2020)۔ جب شروع میں چین نے یہ الزام لگایا کہ وائرس کو پھیلانے میں امریکہ کا ہاتھ ہے تو واشنگٹن نے 13 مارچ 2020 کو چینی سفیر کو طلب کیا اور امریکی دفتر خارجہ کے عہدیدار نے کہا: "سازشی نظریات کو پھیلانا سخت خطرناک اور گرا ہوا کام ہے ہم چینی حکومت کو تنبیہ کرتے ہیں کہ اس کو معاف نہیں کریں گے۔ چینی قوم اور دنیا کا مفاد اس میں ہے کہ چین وبا کے پھیلنے میں اپنے کردار کی تلافی کرے" پھر شینگو نیوز ایجنسی نے یہ زور دیتے ہوئے کہا کہ بیجنگ کے اقدامات اور کئی ملین افراد کے قرنطینہ سے دنیا کو "قیمتی وقت" مل گیا جس کا عالمی برادری بھی اعتراف کر رہی ہے (رشیا ٹوڈے 15/3/2020)۔

3) یوں کروناوائرس Sars Cov2 یعنی Covid19 کے پھیلنے پر امریکہ اور چین کے درمیان لفظی جنگ شروع ہو گئی۔ دونوں ایک دوسرے پر اس وبا کو پھیلانے کے براہِ راست ذمہ دار ہونے کا الزام لگا رہے ہیں اگرچہ دونوں حکومتوں کا اس کے پھیلاؤ کے پیچھے ہاتھ ہونا بعید از امکان نہیں تاہم اس حوالے سے چھان بین کے بعد اس وبا کو پھیلانے کے پیچھے امریکہ یا چین کے ہاتھ ہونے اور اس کو دوسرے ملکوں میں منتقل کرنے کی کوئی ٹھوس دلیل نہیں، اس کے دو نمایاں اسباب ہیں:

پہلا: یہ دونوں ملک خود اس مرض میں گردن تک ڈوب گئے ہیں، تادم تحریر اعداد و شمار کے مطابق چین میں کرونا سے متاثرین کی تعداد 81272 اور مرنے والوں کی تعداد 3273 ہے جیسا کہ چائنا نیشنل ہیلتھ کمیٹی نے 23 مارچ 2020 کو کہا: اگر وہ اس کو پھیلانے کے ذمہ دار ہوتے تو کم از کم اپنے آپ کو بچا لیتے۔

جبکہ CNN Health کے مطابق امریکہ میں کرونا سے مرنے والوں کی تعداد 704 اور متاثرین کی تعداد تادم تحریر 52976 ہے (سی این این عربی 25 مارچ 2020)۔ چین اور اٹلی کے بعد کرونا سے متاثر ملکوں میں امریکہ تیسرے نمبر پر ہے... تازہ ترین اقدامات کے مطابق سات ریاستوں میں ایک تہائی امریکیوں کو گھروں سے باہر نہ نکلنے کے احکامات دیئے گئے ہیں نیویارک، کونیٹیکٹ اور نیو جرسی کے بعد لویزیانا اور اوہائیو نے بھی نقل و حرکت پر پابندی لگادی ہے (الجزیرۃ 23 مارچ 2020)۔ پس اگر اس مرض کو پھیلانے کے پیچھے امریکہ ہوتا تو کم از کم اپنے آپ کو بچا لیتا۔

دوسرا: ان دونوں ممالک میں سے کسی ایک کی جانب سے اس وائرس کو بنانے کی بات اس لیے بھی درست نہیں کہ ابھی تک کوئی ایسی دلیل نہیں کہ یہ وائرس لیبارٹری میں بنایا گیا ہے چنانچہ Nature Medicine میگزین کے مطابق "پہلے سے معلوم کروناوائرسوں کی اقسام کے جینیاتی مادے کی ترتیب کے حالیہ کروناوائرس کے ساتھ تقابل سے یہ بات مضبوطی سے ثابت ہوتی ہے کہ یہ کروناوائرس فطری عمل کے نتیجے میں بنا ہے" میگزین نے یہ بھی کہا ہے کہ "اس بات کی تائید وائرس کے بنیادی ڈھانچے اور مالیکیولر سٹرکچر کے متعلق معلومات سے بھی ہوتی ہے۔ لیبارٹری میں بنائے گئے وائرس کو اس کے بنیادی ڈھانچے سے پہچانا جاسکتا ہے https://www.npr.org"۔ یہی بات روس، یورپ، ایران سمیت عالم اسلام میں قائم تمام ریاستوں کے متعلق بھی ہے، یہ سب بیماری کے منتقل ہونے میں چین یا امریکہ میں سے کسی ایک سے متاثر ہوئے۔

اس لیے اللہ کے اس ارشاد کے علاوہ کوئی بات نہیں کہ: ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ "لوگوں کے اعمال کے سبب بحر و بر میں فساد برپا ہو گیا ہے تاکہ ان کے بعض اعمال کا مزہ ان کو چکھادے شاید وہ باز آئیں"۔ یہ بات تو ہم سب کو معلوم ہے کہ سرمایہ داروں اور ان کے پیروکاروں نے اس دنیا کو شر و فساد کی آماجگاہ بنا دیا ہے۔ یہ اپنے مفادات اور ہوس کے علاوہ کسی چیز کو اہمیت نہیں دیتے... امریکہ، چین، روس، یورپ... کے حکمران ہی اس دنیا کی بدبختی اور اقوام کی مصائب کا سبب ہیں، انسانیت کے خلاف ان کے جرائم کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ انہوں نے ہی نہتے انسانوں پر ایٹم بم، افزودہ یورینیم اور جلانے والے نیپام بم گرائے، افریقہ کے قبائل کو وحشیانہ طریقے سے غلام بنایا، ان کو اپنے بائیولاجیکل اور کیمیکل ہتھیاروں کے تجربات کے لیے تختۂ مشق بنایا، ریڈ انڈینز کی نسل کشی کی جنگ ان کی پیشانی پر رسوائی کا داغ ہے، **ایغور مسلمانوں پر چین کے جرائم نے زمین و آسمان کو بھر دیا**، روس اور سربوں کے وسطی ایشیا اور بلقان میں جرائم اور شام میں ان کے ہولناک جرائم ابھی جاری ہیں، برصغیر کے مسلمانوں اور غیر مسلموں پر برطانوی جرائم کے اثرات آج بھی ہیں، یہ جرائم اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ اقوام عالم پر حکمرانی کرنے والے یہ ممالک انسانیت کی بدبختی کا سبب ہیں جیسا کہ اللہ طاقتور غالب ان کے بارے میں فرماتا ہے: ﴿فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ﴾ "وہ اپنے اعمال کے وبال سے دوچار ہوئے اور جو لوگ ان میں سے ظلم کرتے رہے ہیں کو عنقریب اپنے اعمال کے وبال کا سامنا ہو گا اور یہ (اللہ کو) عاجز کرنے والے نہیں"۔

دوم: سرمایہ داروں اور ان کے پیروکاروں کی جانب سے اس مسئلے کے حل میں غلطی اور اس کا درست شرعی حل:

سرمایہ داروں اور ان کے پیروکاروں نے اس مسئلے کو تین مراحل میں حل کرنے کی کوشش کی

** پہلا مرحلہ: اس معاملے کا بلیک آوٹ

1) چینی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا کہ چینی حکومت نے چینی عوام اور دنیا سے اس قاتل مرض کی حقیقت کو چھپایا۔ چینی حکومت دسمبر 2019 کے وسط سے ہی اس کے پھیلاؤ سے باخبر تھی مگر اس نے اس بارے میں خاموشی اختیار کی اور سال کے آخر میں اس کے شکار افراد کی تعداد بڑھنے تک اس کا اعتراف نہیں کیا۔ چینی-امریکی صحافی "شانگ وی وانگ" نے کہا کہ حکومت نے جنوری تک ووھان کی سمندری فوڈ مارکیٹ کو بھی بند نہیں کیا جہاں سے یہ مرض پھیل گیا تھا۔

رپورٹ میں اس بات کا بھی انکشاف کیا گیا کہ بحران کی ابتدا میں اس مرض کے بارے میں معلومات کا تبادلہ کرنے پر 8 چینی باشندوں کو غیر مصدقہ معلومات فراہم کرکے قانون شکنی کا مرتکب قرار دے کر گرفتار کیا گیا، رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ ووھان میں مقامی اتھارٹیز کہہ رہی ہیں کہ حالات معمول پر ہیں اور 18 جنوری کو ایک روایتی مقامی تہوار کی بھی اجازت دی گئی جس میں تقریباً 40 ہزار خاندانوں نے شرکت کی (حوالہ سابقہ 1/2/2020)۔

2) چینی عہدہ داروں نے 31 دسمبر تک اس بحران کے خطرات کو عوام سے پوشیدہ رکھا، تب چین نے عالمی ادارہ صحت کو اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ "مرض سے بچاؤ اور اس پر قابو پانا ممکن ہے"۔ 23 جنوری کو چینی حکومت نے ووھان شہر میں لاک ڈاؤن کیا اور سفر پر مکمل پابندی لگادی (مصراوی 23/3/2020)...

** دوسرا مرحلہ: قرنطینہ اور جزوی طور پر الگ تھلگ کرنا...

1) امریکی محکمہ صحت کے عہدہ دار نے ہفتے کے دن کہا کہ آٹھواں شخص نئے کرونا وائرس کا شکار ہو گیا ہے، امریکی وزارتِ دفاع نے کہا کہ باہر سے آنے والے جن لوگوں کو قرنطینہ میں رکھنا ہوا انہیں پناہ گاہیں فراہم کریں گے...... چین کے وسط میں ووھان اور ھوبی جہاں وائرس منظر عام پر آیا عملی طور پر قرنطینہ میں ہیں (سکائی نیوز 2/2/2020)

2) امریکہ میں نیویارک کے گورنر اندرو کومونے کہا کہ "ہم قرنطینہ میں ہیں" اور تاکیداً کہا "ہوسکتا ہے کہ ہم اس سے زیادہ سخت اقدامات اٹھائیں" نیویارک، کیلیفورنیا اور نیوجرسی کے بعد Illinois میں لاک ڈاؤن کی حالت میں 85 ملین افراد گھروں تک محدود ہیں، جن کو صرف محدود چہل قدمی اور شاپنگ کا استثنٰی ہے......(Deutsche Willi-21 مارچ 2020)

** گھروں میں قریباً مکمل علیحدگی....

دنیا میں سینکڑوں ملین اشخاص اس امید سے گھروں میں روکے گئے ہیں کہ شاید کرونا وبا کے پھیلاؤ کو روکنا ممکن ہو جس کی وجہ سے گیارہ ہزار لوگ مر چکے۔ انسانی تاریخ میں کبھی اس قسم کے سخت اقدامات نہیں اٹھائے گئے جو اس وقت مختلف ممالک میں مختلف انداز سے اٹھائے گئے ہیں... 800 ملین سے زیادہ لوگ 30 سے زیادہ ممالک میں گھروں میں محبوس ہیں خواہ یہ عام حفاظتی اقدامات کی وجہ سے ہو یا گھومنے پھرنے پر پابندی کی وجہ سے (فرانس پریس)..... جرمنی میں حکومت نے حفاظتی اقدامات کو مزید سخت کرنے اور زندگی کو مقید کر کے بیشتر لوگوں کو گھروں میں بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے.... اٹلی جو یورپ میں سب سے زیادہ متاثر ہوا جہاں 4 ہزار لوگ مر چکے ہیں، بوڑھے براعظم میں پہلا ملک ہے جس نے اپنے شہریوں کو گھروں میں محبوس کر دیا تاکہ کرونا وبا کے پھیلاؤ کے روک تھام سے متعلق اقدامات کو مزید سخت کیا جاسکے، اب ہفتے کے آخری دنوں کی چھٹیوں میں تمام پارکس اور سیر گاہوں کو بند کر کے اٹلی اپنے لوگوں کو ان کے گھروں میں قید کرنے کے اقدامات کر رہا ہے، چوبیس گھنٹے کے اندر 627 افراد کے ہلاک ہونے اور بحران کے انتہا پر پہنچنے کے بعد حکومت نے یہ اقدامات کیے ہیں (Deutsche Willi 21/3/2020)

ان تینوں حل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے یہ مسئلے کو حل نہیں کرتے بلکہ یہ معاشی ناکامی میں مزید اضافہ کر کے ایک اور ناکامی کا سبب بنتے ہیں جس سے یہ مرض بھی دوچند ہوگا اور لوگ مزید بیماریوں کا شکار بھی ہوں گے جیسا کہ ہم سرمایہ دارانہ معاشرے کے حالات کے بارے میں سُن رہے ہیں... اس لیے اس مرض کا درست علاج وہی ہے جو اللہ کی شریعت میں آیا ہے کہ ریاست ابتدا میں ہی اس مرض کا پیچھا کرتی ہے اور مرض کو اسی جگہ تک محدود رکھنے کے لیے کام کرتی ہے جہاں وہ پیدا ہوا ہو، اور دوسرے علاقوں میں تندرست لوگ کام اور پیداوار کو بڑھانے کو جاری رکھیں.... بخاری نے اپنے صحیح میں اُسامہ بن زید سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ «إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا» "جب تم کسی زمین میں طاعون کے بارے میں سنو تو وہاں مت جاؤ اور اگر وہ کسی ایسی زمین میں پھیل جائے جہاں تم ہو تو وہاں سے مت نکلو" بخاری اور مسلم میں ایک اور حدیث ہے، مسلم کے الفاظ ہیں کہ اُسامہ بن زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ الطَّاعُونُ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ أُرْسِلَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَاراً مِنْهُ» "طاعون ایک عذاب ہے جسے بنی اسرائیل یا تم سے پہلے لوگوں پر نازل کیا گیا، اگر تم کسی زمین میں اس کے پھیلنے کا سنو تو وہاں مت جاؤ اور اگر وہ کسی ایسی زمین میں پھیل جائے جہاں تم ہو، تو وہاں سے مت نکلو" بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي «أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِراً مُحْتَسِباً يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے مجھے بتایا کہ یہ اللہ کا عذاب ہے جس پر اللہ چاہتا ہے اس کو نازل کرتا ہے مگر اللہ نے مومنوں کے لیے اس کو رحمت بنایا ہے اور جو بھی کسی ایسی زمین میں ہو جہاں یہ پھیل جائے اور وہ صبر کے ساتھ ثواب کی نیت سے یہ جانتے ہوئے وہاں ٹھہرا رہے کہ اس کے ساتھ وہی ہوگا جو اللہ نے لکھا ہے، تو اسے شہید کا اجر ملے گا"۔

اس قسم کا قرنطینہ اس ریاست میں تھا کہ جو تمام ریاستوں میں سب سے آگے تھی اور جس کی تہذیب سب سے اعلیٰ تھی، جس کے سربراہ رسول اللہ ﷺ کی عطا کردہ وحی کے ذریعے حکمرانی کر رہے تھے۔ ابن حجر نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے کہ عمرؓ بن خطاب شام کے سفر کے لیے نکلے، جب سرغ میں پہنچے تو آپ کو خبر ملی کہ شام میں وبا پھیل گئی ہے۔ عبد الرحمن بن عوفؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ «إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ» "جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ کسی زمین میں وبا پھیل گئی ہے تو وہاں مت جاؤ اور اگر کسی ایسی زمین میں وبا پھیل جائے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے بھاگ مت نکلو"۔ عمرؓ واپس ہو گئے ...یعنی جب آپؓ کو خبر ملی کہ طاعون پھیل گیا ہے تو وہ مسلمانوں کو لے کر واپس ہو گئے۔ اس لیے اسلامی ریاست وبا کو اس کے پیدائش کی جگہ محدود کرنے کی کوشش کرے گی، اس علاقے کے لوگ وہیں رہیں گے، دوسرے علاقے کے لوگ وہاں نہیں جائیں گے ... اور ریاست ایک نگہبان اور امانت دار ریاست کے طور پر اپنی شرعی ذمہ داری ادا کرے گی۔ وبا پھیلنے کی صورت میں تمام رعایا کو صحت اور علاج معالجے کی تمام سہولیات مفت فراہم کرے گی، ہسپتال اور لیبارٹریوں کا بندوبست کرے گی، شہریوں کی بنیادی ضروریات اور تعلیم و امن وامان کا بندوبست کرے گی... مریضوں کو تندرست لوگوں سے الگ رکھنے کے لیے مریضوں کو قرنطینہ کرے گی، تندرست لوگوں کو اپنے کام جاری رکھنے، اجتماعی اقتصادی سرگرمیاں حسبِ سابق جاری رکھنے کی اجازت دے گی، تمام لوگوں کو گھروں میں بند کر کے معاشی زندگی کو مفلوج کر کے بحران کو بڑھا کر مشکلات میں اضافہ نہیں کرے گی...

تیسرا: تیل کی قیمتوں اور عالمی معیشت پر کرونا مرض کے اثرات:

اس وباء کے بغیر بھی عالمی معیشت کساد کا شکار تھی... ایسے حالات میں دنیا میں لاک ڈاؤن، کلی اور جزوی محبوسی کے اقدامات کیسے کیسے جاسکتے ہیں؟ یہ اقدامات اگر عالمی معیشت کو نہ بھی گرائیں مگر اس کو مزید ست روی سے دوچار کر دیں گے۔ وائرس نے عالمی تجارتی سرگرمی کو مفلوج کر دیا ہے اور تیل کی قیمتوں کو گرا دیا ہے۔ تیل کی قیمتیں کم ہونے اور روس کی جانب سے پیداوار بڑھانے پر مجبور ہونے سے اس کے اور سعودی عرب کے درمیان قیمتوں کی جنگ شروع ہو گئی ہے کیونکہ روس تیل پر زیادہ انحصار کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ نے سعودی عرب کو روس کے مقابلے میں پیداوار میں اضافے کے لیے متحرک کیا۔ امریکی صدر ٹرمپ نے 19 مارچ 2020 کو یہ کہتے ہوئے روس کو دھمکی دی کہ "وہ مناسب وقت پر روس اور سعودی عرب کے درمیان قیمتوں کی جنگ میں مداخلت کرے گا..." (امریکی ٹی وی الحرۃ، 19 مارچ 2020)۔ سعودی عرب روس کے ساتھ امریکہ کے مارکیٹ شئیر کی جنگ لڑ رہا ہے۔ روس اور سعودی عرب کے درمیان پیداوار کم رکھنے کا معاہدہ تین سال جاری رہنے کے بعد ٹوٹ گیا۔ کرونا وائرس کے پھیلاؤ کے سبب عالمی منڈی میں تیل کی طلب کم ہونے سے دونوں ممالک مسائل کا شکار ہیں۔ تیل کی قیمتیں 20 سال کی کم ترین سطح پر ہیں۔ آنے والے معاہدوں کے لیے میکس برنٹ کی قیمت 28.75 ڈالر ہے۔ روس سعودیہ کے امریکہ کے ساتھ گٹھ جوڑ کو جانتا ہے چنانچہ روسی روسنف کمپنی کے ترجمان میخائیل لیونیف نے روسی میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "کئی بار اوپیک پلس معاہدے کو جاری رکھنے کے لیے تیل کی پیداوار میں کمی کی گئی مگر بہت سرعت سے عالمی مارکیٹ میں اس کی جگہ امریکی شیل آئل کو لایا گیا" (رائٹرز، 18 مارچ 2020)۔ مگر وہ اس حوالے سے کسی قسم کے اقدامات نہ کر سکے پس سعودیہ نے بحران کا رخ روس کی طرف کر دیا یوں 1، 2 ملین بیریل کمی کرنے کے معاہدے کو جاری نہ رکھا جاسکا بلکہ پیداوار میں اضافہ کیا گیا، جس سے پیر کے دن تیل نے اپنی ایک تہائی قیمت کھو دی جو کہ 1991 کے خلیج جنگ کے بعد سب سے زیادہ خسارہ ہے... یوں آنے والے معاہدوں کے لیے خام برنٹ کم ہو کر 31.05 سے کم ہو کر 31.02 پر فی بیرل آگیا، اس سے قبل 31٪ سے 02. 31٪ کم ہوا تھا جو کہ 2010 کے بعد کم ترین سطح ہے (رائٹرز 19 مارچ 2020) پھر اس نے اپنے ایشیائی گاہکوں کے لیے قیمت میں 6 ڈالر کمی کی، اب روس اوپیک پلس معاہدے کی طرف دوبارہ لوٹنے کی کوشش کر رہا ہے اور مزید کمی کے لیے نرمی دکھا رہا ہے۔

یوں کرونا وائرس نے عالمی معیشت کو ہلا کر رکھ دیا ہے جس سے تیل کی قیمتیں گر گئیں اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو خطرہ ہے عالمی معیشت زمین بوس ہو جائے گی...

چوتھا: کیا مساجد میں جمعہ اور جماعت کی نماز ترک کرنا جائز ہے؟

وبا پھیلنے کی وجہ سے عمومی طور پر باجماعت نماز اور نمازِ جمعہ کو ترک نہیں کیا جاسکتا بلکہ صرف مریضوں کو الگ کر کے جماعت اور جمعہ کی نماز کے لیے انہیں مسجد آنے سے روکا جائے، اگر ضرورت پڑے تو صفائی، جراثیم کش اور ماسک کا بندوبست کیا جائے... مگر تندرست لوگ بلا تعطل اپنی نماز جاری رکھیں، اگر مشتبہ مریضوں کی چیک اپ کی ضرورت ہو تو مساجد کے گیٹ پر طبی عملہ تعینات کیا جائے یعنی تندرست لوگوں کی نماز میں خلل کے بغیر مریضوں کے لیے حفاظتی اقدامات کیے جائیں کیونکہ جمعہ اور باجماعت نماز کے دلائل نماز کو مستقل طور پر معطل کرنے کی اجازت نہیں دیتے اور جیسا ہم بیان کریں گے کہ ان کی ادائیگی کے لیے بہت بڑی تعداد کی بھی ضرورت نہیں، بعض مسلمانوں کو وجوہات کی بنا پر رخصت ہے، اس کی وضاحت درج ذیل ہے:

باجماعت نماز فرضِ کفایہ ہے، لوگوں پر اس کا اہتمام فرض ہے۔ ابو داؤد نے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمْ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمْ الشَّيْطَانُ، عَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْخُذُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةَ» "جس علاقے یا بستی میں تین آدمی ہوں اور وہ جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو ان پر شیطان مسلط ہو گا۔ (مسلمانوں کی) جماعت کو لازم پکڑو، بھیڑیا ریوڑ سے الگ ہونے والی بکری کو لے جاتا ہے" اس حدیث کو ابو داؤد نے حسن اسناد سے روایت کیا ہے۔ یہ باجماعت نماز کے بارے میں ہے اور یہ فرض کفایہ ہے کیونکہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت کی نماز نہیں پڑھی تو آپ نے ان کے گھروں کو جلانے کا ارادہ ظاہر کر کے پھر چھوڑ دیا۔ بخاری نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقاً سَمِيناً أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ» "اس ذات کی قسم جس کے قبضے میری جان ہے، میرا دل کرتا ہے کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں اور لکڑیاں جمع کی جائیں پھر نماز کا حکم دوں اور اس کے لیے آذان دی جائے پھر کسی آدمی کو لوگوں کی امامت کا حکم دوں اور میں جماعت میں نہ آنے والوں کے گھروں کو جا کر آگ لگا دوں، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اسے موٹی سے گوشت والی ہڈی حاصل ہو گی، یا پھر اسے اچھے سے دو پائے کے کھر حاصل ہونگے تو وہ عشاء کی نماز میں حاضر ہوں گے"۔ اگر جماعت فرضِ عین ہوتی تو آپ ﷺ انہیں نہ چھوڑتے۔ یہ باجماعت نماز کے بارے میں ہے کیونکہ اس میں عشاء کی جماعت کا ذکر ہے۔ جماعت کم سے کم ایک مقتدی اور امام کے ساتھ ہوتی ہے، جیسا کہ مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ "«أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِقْفَالَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ لَنَا إِذَا حَضَرَتْ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا» میں اور میرا ایک ساتھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، جب جانے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا جب نماز کا وقت ہو تو آذان دینا، پھر ایک اقامت کرے اور جو بڑا ہے وہ امامت کرے" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ شرعی عذر کے بغیر جماعت ساقط نہیں ہوتی جیسا کہ رات کی تاریکی اور بارش کا ذکر بخاری میں ہے کہ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّناً يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِهِ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوْ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ "سخت سردی کی رات میں یا سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موذن سے کہتے آذان دو، وہ آذان دیتا، اس کے بعد اعلان کرتا کہ اپنے ٹھکانوں پر ہی نماز پڑھ لو"۔

اور جہاں تک جمعہ کی نماز کا تعلق ہے، تو وہ فرضِ عین (ہر مسلمان پر فرض) ہے جو صرف شرعی عذر سے ہی ساقط ہو سکتی ہے اس کے دلائل بہت ہیں، اللہ کا یہ ارشاد: ﴿إِذَا نُودِي لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ﴾ "جب جمعہ کے دن نماز کے لیے آذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور تجارت ترک کر دو"۔ اس آیت میں امر وجوب کے لیے ہے جس کی دلیل یہ قرینہ ہے کہ یہاں مباح (تجارت) سے منع کیا جا رہا ہے، پس یہ طلب حتمی طلب ہے۔ حاکم نے المستدرک علی الصحیحین میں طارق بن شہاب سے پھر ابو موسیٰ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ «الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَرْبَعَةً: عَبْدٌ مَمْلُوكٌ، أَوِ امْرَأَةٌ، أَوْ صَبِيٌّ، أَوْ مَرِيضٌ» "جمعہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ ایک واجب حق ہے، سوائے چار افراد کے غلام، عورت، بچہ اور مریض"۔ اور امام حاکم نے بیان کیا کہ یہ حدیث شیخین (بخاری و مسلم) کی شرط پر صحیح ہے۔ یہ خوف زدہ پر بھی فرض نہیں جیسا کہ ابنِ عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا: «مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْعُذْرُ؟ قَالَ: خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ» "جو شخص آذان سنے اور اس کا جواب نہ دے تو اس کی نماز نہیں سوائے عذر کے لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول عذر کیا ہے؟ فرمایا خوف یا مرض" اس کو بیھقی نے سنن الکبریٰ میں روایت کیا ہے۔ اس لیے جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے سوائے اس کے جس کا عذر نص میں وارد ہے اور اسی کو استثنیٰ حاصل ہے... **ان کے علاوہ سب پر جمعہ فرضِ عین ہے صرف مذکورہ عذر شرعی عذر ہیں۔ ان پر کسی اور عذر کو قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ شرعی عذر وہ ہوتا ہے جو شرعی نص میں وارد ہو اور عبادات میں قیاس نہیں ہوتا کیونکہ عبادات میں علت والی نصوص ہی نہیں ہیں اس لیے قیاس بھی نہیں...**

جمعہ کی نماز کے لیے شرط ہے کہ اس میں مسلمانوں کی تعداد ہو مگر یہ تعداد متعین نہیں، صحابہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جمعہ کی نماز میں تعداد کا ہونا لازمی ہے، پس ضروری ہے کہ اس میں تعداد ہو۔ اس میں کسی متعین عدد کی شرط نہیں، پس کوئی بھی تعداد جس پر جماعت کا اطلاق ہو اس کے ساتھ جمعہ کی نماز ہو جائے گی جب تک کہ وہ جماعت سمجھی جائے۔ چونکہ جماعت کا ہونا طارق سے مروی سابقہ حدیث سے ثابت ہے «الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ» "جمعہ حق اور ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ فرض ہے" اور چونکہ تعداد کا ہونا اجماعِ صحابہؓ سے ثابت ہے اور کوئی ایسی حدیث نہیں جو کسی متعین تعداد پر دلالت کرتی ہو، جبکہ جماعت اور تعداد کا ہونا ضروری ہے، پس یہ تین یا تین سے زیادہ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ دو کو تعداد والی جماعت نہیں کہا جاتا، اس لیے لازمی ہے کہ جمعہ کے صحیح ہونے کے لیے تین یا اس سے زیادہ لوگ ہوں، چنانچہ تین سے کم افراد کا جمعہ پڑھنا درست نہیں نہ ہی اسے جمعہ کہا جائے گا، تعداد کے عدم وجود کی وجہ سے۔ جمعہ کے لیے تعداد ہونے پر صحابہ کا اجماع ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ریاستِ خلافت جمعہ یا جماعت کی نماز کو معطل نہیں کرے گی بلکہ صرف شرعی طور پر معذور افراد شریک نہیں ہوں گے، باقی لوگ جماعت میں شریک ہوں گے۔ رہی یہ بات کہ اگر غالب گمان ہو کہ سبھی لوگ وبا کا شکار ہو جائیں گے اور تمام تر احتیاطی تدابیر کے باوجود اس سے بچنا ممکن ہی نہیں... تو اس کا امکان بہت کم ہے، خاص طور پر جبکہ جماعت کے لیے کم از کم تعداد دو ہے اور جمعہ کے لیے تین ہے اور اسے حاصل کرنا غالب طور پر ممکن ہے، تو اگر کسی علاقے میں یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ ایسی صورتِ حال ہے تو اسی ترتیب کو اختیار کیا جائے۔ اور حکم کو تمام تر کوشش اور ذمہ داری کے ساتھ بر قرار رکھنا لازم ہے۔ اگر تعداد کو حاصل کرنے کا غالب گمان ہو تو جماعت اور جمعہ کو معطل نہیں کیا جائے بلکہ تمام تر احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں، اور فرض کو ترک کرنے سے بچا جائے اور اسے احتیاطوں اور تدابیر کے ساتھ قائم کیا جائے تا کہ بیماری ایک سے دوسرے کو نہ لگے۔

اس مسئلے میں یہ راجح حکم ہے، اس لیے حکمران اگر مذکورہ غالب گمان کے بارے میں پوری تحقیق کیے بغیر مساجد کو بند کریں، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا اور لوگوں کو جمعہ اور جماعت سے روکیں تو وہ باجماعت نماز اور جمعہ کو معطل کرنے پر سخت گنہگار ہوں گے.

آخر میں یہ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ عالم اسلام کے حکمران استعماری کفار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خُو بہ خُو ان کی نقالی کرتے ہیں، وہ وبا کے علاج کے لیے اپنی اختیار کردہ تدابیر کے نتیجے میں مسئلوں کا شکار ہوں تو تب بھی یہ ان کی پیروی کرتے ہیں، وہ کوئی حل پیش کریں تو یہ مسلم ممالک میں ان کی تعریفیں کرتے ہیں اور اسے صحت بخش سمجھتے ہیں، اگرچہ ان کے اپنے حالات اس سے مختلف ہوں۔ افسوس کہ کرونا وبا کے دوران عالم اسلام میں ملک اور لوگوں کو منجمد کر کے رکھ دیا گیا، یہاں تک کہ عوامی زندگی رک گئی۔ حالانکہ عالم اسلام پر اس سے سخت حالات گزرے۔ 18 ہجری میں اس وقت شام میں طاعون کی وبا پھیل گئی جب مسلمان روم کے ساتھ جنگ میں مصروف تھے۔ اسی طرح چھٹی صدی ہجری میں شام سے مراکش تک وبا پھیل گئی جس کو آج کل بیکٹیریا کی ایک قسم سے پھیلنے والی وبا کہا جاتا ہے، آٹھویں صدی ہجری کے وسط (749ھ) میں دمشق طاعون اعظم کا شکار ہوا، مگر مذکورہ تمام حالات میں کبھی مساجد بند نہیں کی گئیں، نہ ہی جمعہ اور باجماعت نماز روک دی گئی، نہ کبھی لوگ گھروں میں دبک کر بیٹھ گئے بلکہ مریضوں کو علیحدہ کیا گیا، تندرست لوگوں نے کام کاج جاری رکھا، بلکہ جہاد بھی نہیں روکا، وہ مساجد میں اللہ کے سامنے گڑگڑاتے اور اس مصیبت سے بچاؤ کے لیے اللہ کو پکارتے، اور اس کے ساتھ علاج معالجے پر بھرپور توجہ دیتے اور مریضوں کی بہترین دیکھ بھال کرتے۔ یہی حق بات ہے۔

﴿فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ﴾ "اور حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا ہے"

2 شعبان 1441 ہجری، 26 مارچ 2020ء

#کورونا

#Covid19